اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

دعوتِ فکر

حق و باطل کی پہچان

تحریر و ترتیب

حافظ محمد قمر الزمان

حافظ محمد ضیاء الزمان

ناشر

بزم عشاق جھنگ روڈ فیصل آباد پاکستان

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم
اما بعد فاعو ذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
یا ایھا الذ ین امنوا امنوا باللّٰہ و رسو لہ
صد ق اللّٰہ العلی العظیم

محبت سے درود وسلام

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ
وعلیٰ الك و اصحا بك یا حبیب اللّٰہ

محترم ومعزز سامعین کرام ! اللہ قادر وکریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا!
اے ایمان والوایمان لاؤ اللہ اوراس کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
سامعین محترم! حکم ایمان والوں کو دیا جارہا ہے کہ ایمان لاؤ۔
اس میں بہت سارے محبت بھرے نکات ہیں مگر یہاں صرف ایک محبت بھرا نکتہ سماعت فرمائیں عشاق فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ اوراس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعلق عشقی سے ایمان لاؤ۔
تعلق عشقی کیا ہے؟ یعنی محبوب کی ذات تو کیا تعلق عشق سے تو محبوب کے در کے کتے کا بھی ادب واحترام کرنا پڑتا ہے آؤ ذرا عشاق سے پوچھتے ہیں تعلق عشقی کیا ہے؟ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مجنوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

پائے سگ بوسیدہ مجنوں خلق گفتہ ایں چہ بود
گفتہ مجنوں گاہے گاہے ایں سگ در کوئے لیلیٰ بود

☆ فرماتے ہیں کہ! مجنوں کے قریب سے ایک کتا گزرا مجنوں کتے کے پیچھے بھاگا اور کتے کو پکڑ کر کتے کے پاؤں چومنے لگا۔
لوگوں نے کہا ! مجنوں پاگل ہو گئے ہو مجنوں نے کہا پاگل میں نہیں تم ہو۔
ارے تم میں کوئی عاشق نہیں۔ عاشقوں کے رمز سے واقف نہیں۔

میں اس کتے کے قدم اس لئے چوم رہا ہوں کہ یہ کوئے یار سے ہو کر آیا ہے
کسی نے کیا خوب فرمایا۔

اگر پائے سگ مے بوسم اے ناصح مزن طعنہ
کہ چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام اورا

احب لحبھا السو دان

احب لحبھا لسو دا الکلاب

یعنی اس محبوب کی وجہ سے میں حبشیوں سے محبت کرتا ہوں اور اس کی محبت کی وجہ سے میں کالے کتوں سے محبت کرتا ہوں۔

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است
افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است

☆ میرے پیرو مرشد امام العاشقین حضرت خواجہ شیخ الاسلام والمسلمین الحافظ محمد قمر الدین نور اللہ مرقدہ، حضرت سید السادات پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اصحاب محبت کے بہت سے واقعات سے کتابیں مزین ہیں۔﴿مزید تفصیل ہماری کتاب ''محبت اور علاماتِ محبت'' میں ملاحظہ فرمائیں﴾

قرآن پاک میں دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

وتعز روہ و تو قروۃ و تسبحو ہ بکرۃ و اصیلا

ے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حد سے بڑھ کر تعظیم وتکریم کرو پھر کیا ہوگا۔
ہ اللہ جو محبوب کی اطاعت واتباع چاہت ومحبت ادب وتعظیم وتکریم کرے گا، ب سے تعلق عشقی رکھے گا تو اللہ کریم مقام محبوبیت عطا فرمائے گا یعنی اللہ کریم بطفیل محبت وادب محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنا محبوب بنالے گا علامہ اقبال نے کیا خوب عکاسی کی ہے۔ فرماتے ہیں

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں! یہ جہاں چیز ہے کیا ؟

قل متاع الد نیا قلیل یہ جہان تو کوئی چیز ہی نہیں ہے یہ تو قلیل ہے۔

میرے محبوب ﷺ کے ساتھ وفا کر ادب و محبت کر تعلق عشقی رکھ محبوب کریم ﷺ کی محبت کے صدقے تجھے لوح و قلم عطا کروں گا یعنی جو کچھ میرا ہے سارے کا مالک تجھے بنادوں گا شرط ہے۔ محبت محبوب کریم ﷺ

جن کی دربار محبوب میں رسائی ہوگی
اُس کی قسمت پر فدا ساری خدائی ہوگی

اور سچ تو یہ ہے کہ

تجھ سے پوچھا نہ نکیروں نے ظہوری کچھ بھی
قبر میں نعت بھی تو نے سنائی ہو گی
دامن محبوب سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جن کے محبوب ہو گئے ان کا زمانہ ہو گیا

اور

جو بھی مجرم میری سرکار کے دامن میں چھپے
عرش والے اسے جنت کی سزا دیتے ہیں

سامعین محترم!

قرآں تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ
اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

اس لئے کہ

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہاں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

علامہ صاحب نے کیا خوب فرمایا۔

بمصطفیٰ بر ساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
گر با اُو نر سیدی تمام بولہبی است

اور

محمد کی غلامی دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اللہ قادر وکریم نے فرمایا!

یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ

یعنی اے ایمان والو ذرا بھر بے ادبی ہوگئی تو سارے اعمال ضائع محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے ادب واحترام ہے تو سب کچھ تیرا ہے اور اگر ذرا بھر بے ادبی ہوگئی سارے اعمال برباد ایمان سے خارج۔

دوستو! ایمان ادبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔

☆ میرے پیرومرشد حضرت خواجہ خواجگان نائب شیخ الاسلام والمسلمین الحافظ العاشق محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ فرماتے ہیں !

"ذرا بھر بے ادبی سے ایمان کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے۔ جب جڑ ہی کٹ گئی باقی رہ کیا گیا۔"

سامعین محترم توجہ فرمائیں! شیطان لعین عالم بھی تھا زاہد، عابد، ساجد، سردار سب کچھ تھا۔ ذرا بھر بے ادبی ہوئی ساری عبادتیں ریاضتیں مجاہدے مشاہدے زہد و تقویٰ ورع سب کچھ ضائع ورائیگاں گیا۔

☆ میرے پیر سیال لجپال خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر جبریل کو یہ کہتے ہوئے پایا گیا
اپنی پلکوں سے درِ یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

حفیظ لدھیانوی صاحب کہتے ہیں۔

اے زائر درگاہِ نبی جائے ادب ہے
آئے نہ تیرے دل کے دھڑکنے کی صدا بھی

اس لئے کہ !

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کر دہ می آید جنید و با یزید ایں جا
شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچۂ حبیب ہے پلکوں سے چل کے آ
امت کے اولیاء بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بارگاہ سرور دیں ہے سنبھل کے آ

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت دیکھئے فرماتے ہیں !

ہزار بار بشویم دھن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بے وضو نہ لیتے اور فرماتے۔

شرم آمد کہ بے وضو نام محمد بر زباں رانم
سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم
تا کہ پتہ پتہ کرے با وضو یاد تیری

دوستو! جو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کرتے دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی تکریم نہیں کرتے۔ کسی عاشق نے کیا خوب فرمایا ہے۔

أذبو انفس ایھا الا صحاب فالطرق العشق کلھا آداب

اے لوگوں اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔ اس لئے

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

دیوبندی، وہابی، بریلوی، اختلاف

عوام شیعہ سنی اور وہابی دیوبندی بریلوی کو جانتے ہیں۔ شیعہ سنی اختلاف تو سب کو معلوم ہے وہابی، دیوبندی، بریلوی اِس اختلاف کو بھی عموماً سب جانتے ہیں

لیکن اِس کے اصلی اختلاف سے اکثر سادہ لوح مسلمان بے خبر ہیں۔ بعض تو اسے سیاسی اختلاف سمجھتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان کا اختلاف محض کاروبار کی وجہ سے ہے، بعض تعصب سمجھ کر اِس اختلاف کو اہمیت نہیں دیتے، بعض فروعی اختلاف تصور کر لیتے ہیں، حالانکہ حقیقت اِس کے برعکس ہے،

اصل وجہ اختلاف

دیوبندی، بریلوی اختلاف کا اصلی موجب صرف ایک ہے۔

اَدب، بے ادبی، گستاخی، محبت، عداوت

﴿بریلوی﴾

اولیاء کرام، انبیاء کرام خصوصاً امام الانبیاء ﷺ کی شان میں معمولی سے معمولی بے ادبی اور گستاخی کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ کہنے والا کتنا بڑا عابد وزاہد اور عالم و محدث ومفسر کیوں نہ ہو۔

﴿دیوبندی﴾

انبیاء واولیاء خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی بے ادبی وگستاخی اور ہتک آمیز کلمات لکھنا، بولنا، ان کا بہترین مشغلہ ہے اور ان کی توہین ان کے نزدیک عین توحید ہے، بلکہ یہ ذاتِ باری تعالیٰ کی بے ادبی اور گستاخی کو بھی عین توحید سمجھتے ہیں۔

اہلِ حق کا فیصلہ

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

از خدا خواہیم توفیقِ ادب

بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

اور مشہور ہے کہ ! باادب بانصیب ، بے ادب بے نصیب

عربی مقولہ ہے ! الاسلام کله آداب ۔ اسلام کا دوسرا نام ادب ہے۔

گویا جس کے پاس ادب نہیں وہ اسلام کی دولت سے محروم ہے۔

بریلوی عقیدہ کی بنیاد اَدب، محبت، عشق ہے

دیوبندی عقیدہ کی بنیاد بے ادبی، گستاخی، توہین ہے

خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو انبیاء و اولیاء خصوصاً حضور سرورِ عالم ﷺ سے محبت وعقیدت اور ان کی نسبتوں سے نیازمندی اور ادب ہے وہ اہلسنت وجماعت بریلوی ہیں اور جو اِن حضرات سے بے اَدبی وگستاخی کا مظاہرہ کر کے بغض و عداوت کا ثبوت دیتے ہیں بلکہ یہ ذاتِ باری تعالیٰ کی بے ادبی وگستاخی کو بھی رواہ سمجھتے ہیں۔ یہ وہابی دیوبندی ہیں

ملاحظہ ہو

عقائدِ حق وباطل

﴿ترجمہ قرآنِ کریم کے تناظر میں﴾

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ ﴿پ ا آیت ۱۵﴾

اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے : محمود الحسن دیوبندی

اُن منافقوں سے خدا ہنسی کرتا ہے: فتح محمد

اللہ اُن سے مذاق کررہا ہے: مولوی مودودی

اللہ اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے: شاہ رفیع الدین

اللہ اُن سے استہزاء فرماتا ہے﴿ جیسا اُس کی شان کے لائق ہے ﴾

﴿اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ﴾

اللہ سزا دے رہا ہے اُنہیں اس مذاق کی: ضیاء القرآن پیر کرم شاہ صاحب

ہمارے اکابرین نے جو ترجمہ کیا وہی مناسب اور بالکل صحیح ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے شان کے لائق ہے،

اِستھزاء : کے معنی ہیں، کسی کو جاہل بنانا، ہنسی ٹھٹھا کرنا اور خفیف وذلیل کرنا، سزا دینا، انتقام لینا۔

علامہ قرطبی نے لفظِ استھزاء کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے !

اَصْلُ الْاِسْتِھْزَآءِ الْاِنْتِقَامُ کہ اِستہزاء کا معنی انتقام لینا ہے۔

اِس لحاظ سے ہمارے مفسرین کرام نے جو ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے

اُن کی شرارتوں کا انتقام لیتا ہے، سزا دیتا ہے یا سزا دے گا یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔

ہنسی، مذاق، ٹھٹھا کرنا۔ رزائل میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ ''سبحان'' ہے پاک ہے ہر عیب سے ہر نقص سے ایسے نازیبا الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا بے ادبی گستاخی اور حماقت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں استہزاء مذاق کو جہالت سے تعبیر فرمایا،
قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قوم نے کہا! کیا آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں
حضرت موسیٰ نے فرمایا ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی کہ میں شامل ہو جاؤں جاہلوں ﴿کے گروہ﴾ میں۔

ایک اور مقام پر فرمایا ! لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
کوئی قوم کسی دوسری قوم سے مذاق نہ کرے۔

معلوم یہ ہوا ! جب لوگوں سے مذاق بہت قبیح اَمر ہے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا کس قدر قبیح اور جہالت ہے مذاق کا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی ہے۔

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰه ﴿پ۳ رکوع ۱۲ آیت نمبر ۵۲﴾

ہم ہیں مدد کرنے والے اللہ کی:	محمود الحسن دیوبندی
ہم اللہ کے مددگار ہیں:	مولوی مودودی
ہم ہیں مدد کرنے والے اللہ کے:	شاہ عبد القادر
کہ ہم ہیں مدد دینے والے اللہ کے:	شاہ رفیع الدین
ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں:	اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ہم مدد کرنے والے ہیں ﴿اللہ کے دین﴾ کی: ضیاالقرآن از پیر کرم شاہ صاحب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کون شخص ہے جو اللہ کے دین میں میری مدد کرے گا، آپ کے حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کریں گے۔

اکابرین اہلسنّت و جماعت بریلوی نے جو ترجمہ کیا یہ بالکل درست ہے،

وہابیوں دیوبندیوں کے ترجمے غلط ہیں۔ کیونکہ اگر اکابرین دیوبند کا ترجمہ سمجھا جائے تو معاذ اللہ اس سے اللہ تعالیٰ کا محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ محتاج ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کل جز کا محتاج ہے۔

﴿فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۰۰ مطبوعہ مصر﴾

ایسا عقیدہ رکھنا باطل ہے اور اللہ جل شانہٗ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی ہے

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ﴿پ ۳ ع ۱۲ آیت ۵۴﴾

اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا مکر سب سے بہتر ہے۔ ﴿محمود الحسن دیوبندی﴾

فریب کیا ان کافروں نے فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ ﴿شاہ عبد القادر﴾

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاکت کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے ﴿اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ﴾

یہودیوں نے بھی ﴿مسیح کو قتل کرنے کی﴾ خفیہ تدبیر کی اور ﴿مسیح کو بچانے کیلئے﴾ اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر ﴿اور مؤثر﴾ خفیہ تدبیر کرنے والا ہے ﴿ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ صاحب﴾

اِس آیت کریمہ کا ترجمہ کرتے وقت دیوبندی مترجمین نے اس مقام کی نزاکت کو نہیں سمجھا اور براہِ راست مکر، فریب، دھوکا، دغا، داؤ جیسے الفاظ کی نسبت ربِ قدوس بے عیب ذات کی طرف کردی۔ یہ کلماتِ کفریہ ہیں اسی طرح !

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ﴿پ ۹ ع ۱۸ آیت ۳۰﴾

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿پ ۱۹ ع ۱۹﴾

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ﴿پ ۱۱ ع ۸﴾

یعنی کہ قرآن مجید میں جہاں بھی ایسی آیتیں ہیں ترجمہ کرتے ہوئے دیوبندی مترجمین نے ایسی ہی غلطی کی ہے۔ جو اللہ کریم کی شان کے لائق نہیں۔

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴿پ ۴ ع ۵ آیت ۱۴۰﴾

اور اِسلیئے کہ اللہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے ﴿محمود الحسن دیوبندی﴾

تا کہ ایمان والوں کو جان لے: ﴿عبد الماجد﴾
تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جان لیویں: ﴿اشرف علی﴾
اور اس لئے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں کی ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾
صاحب تفسیر ضیاء القرآن، تفسیر مظہری، روح البیان نے اِس آیت کے ضمن میں فرمایا کہ ! علماء کرام نے بڑی شرح وبسط سے اِس مسئلہ پر بحث کی ہے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ یہاں مضاف محذوف ہے مقصد ہے وَلِيَعْلَمَ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ یعنی تا کہ اللہ کے دوست مومن اور کافر کو جان لیں، بعض نے کہا کہ یعلم بمعنی یمیز و یُعْلِمُ ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسروں کو جتادے یا، لوگوں کی نظر میں اہل ایمان کا دوسروں سے امتیاز ہو جائے، ایک اور مقام پر ہے۔

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿پ۴ ع۵ آیت ۱۴۲﴾
اور ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا ﴿عبد الماجد﴾
حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں ﴿مولوی مودودی﴾
حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم نہیں کیا اور یہ بھی مقصود ہے کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے ﴿فتح محمد﴾
اور ابھی تک معلوم نہیں کیا کہ اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو۔ ﴿محمود الحسن﴾
اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی ﴿اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ﴾

وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ﴿پ۴ ع۸ آیت ۱۶۶﴾
یہ مقصود تھا کہ خدا مومنوں کو اچھی طرح معلوم کرے اور منافقوں کو بھی معلوم کر لے۔ ﴿فتح محمد﴾
اور اس واسطے کہ معلوم کرے ایمان والوں کو اور تا کہ معلوم کرے ان کو جو منافق تھے ﴿محمود الحسن﴾

اس لئے کہ پہچان کرادے ایمان والوں کی اور اس لئے کہ پہچان کرادے جو منافق ہوئے ﴿اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ﴾

مدارک، تفسیر روح البیان اور روح المعانی میں ہے ! یعنی معنٰی یہ ہوا کہ ایمان پر ثابت رہنے والوں کو ان کے غیروں سے ممتاز کردے ہمارے مفسرین نے جو ترجمہ کیا ہے یہ نفیس ترجمہ ہے کوئی سطحی ذہن والا بھی وہم وگمان نہیں کرسکتا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ ان کو آزمائش میں ڈال کر جانا۔ پہلے علم نہیں تھا حالانکہ ایسا وہم و گمان کرنا ایمان کو ضائع کردیتا ہے۔

امام الوہابیہ محمد اسماعیل دہلوی نے ربِ کریم جل جلالہٗ کے علمِ غیب ذاتی کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے۔

سو اِس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے ﴿تقویۃ الایمان مطبوعہ دہلی ص ۲۰﴾

دریافت کسی سے کیا جاتا ہے جس کو ذاتی علم ہو وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا، دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ اللہ کریم کے متعلق غیب کا دریافت کرنا ایسا عقیدہ رکھنا صریحاً کفر ہے اور قرآن وحدیث سے کھلم کھلا بغاوت کرنا ہے۔

دیوبندیوں کے مولوی غلام خان کے اُستاد مولوی حسین علی واں بچھراں نے علمِ غیب کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے !اور انسان خود مختار ہے اچھے کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔

﴿بلغۃ الحیر ان ص ۱۶۵﴾

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اِس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ ﴿شرح فقہ اکبر ص ۲۰۱﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ﴿پ ۵ آخری رکوع﴾

منافق ﴿ان چالوں سے اپنے نزدیک﴾ خدا کو دھوکا دیتے ہیں ﴿یہ اس کو

کیا دھوکا دیں گے ﴾ وہ ان کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ ﴿ محمود الحسن ﴾

یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکے بازی کر رہے ہیں حالانکہ در حقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکا میں ڈال رکھا ہے۔ ﴿ مولوی مودودی ﴾

اور منافق ہیں جو دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا

﴿ شاہ عبد القادر ﴾

تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے ان کو

﴿ شاہ رفیع الدین ﴾

بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ ﴿ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

بے شک منافق اپنے گمان میں دھوکہ دے رہے ہیں اللہ کو اور اللہ تعالیٰ سزا دینے والا ہے انہیں ﴿ اس دھوکہ بازی کی ﴾ ﴿ ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ صاحب

اللہ کو دھوکا، فریب دینا اس سے دغا بازی کرنا ممکن نہیں اسی طرح اللہ کسی کو دغا دے، فریب کرے یا دھوکا دے یہ بھی درست نہیں۔

روح المعانی، جلالین وغیرہ میں بھی یہی الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں یا اللہ دھوکا دیتا ہے یہ تراجم صریح غلطی پر مبنی ہیں اور تفاسیر سے مکمل لاعلمی کی علامت ہے۔ ان کے نزدیک۔ نعوذ باللّٰہِ من ذٰلك

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

چنانچہ اسماعیل دہلوی لکھتا ہے ! پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد الیٰ قولہ الا لازم کہ قدرتِ انسانی زائد از قدرت ربانی باشد۔

پس ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔

﴿ رسالہ یکروزہ فارسی ص ۱۷ مطبوعہ ملتان ﴾

وہابیوں کے سربراہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا ہے !

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے، کہنا عین ایمان ہے۔

﴿ اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۲، ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء ﴾

امکان کذب باری کفر نہیں ہے۔ ﴿شمع توحید ص ۱۲﴾

دیوبندیوں کے بہت بڑے بزرگ رشید احمد گنگوہی اپنا عقیدہ لکھتے ہیں !

امکان کذب بایں معنٰی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر با اختیار خود اس کو نہ کرے گا یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔

﴿فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۵ جلد اول مطبوعہ دہلی﴾

قارئین کرام! دیکھا وہابیوں کے امام اور قطب گنگوہی نے کس دلیری سے قدرتِ الٰہیہ کو کذب اور جھوٹ جیسے معیوب اور ناپاک الفاظ سے تعبیر کیا ہے کیا کسی مسلمان کی ایمانی غیرت یہ کہنے یا سننے کی تاب رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا تو نہیں مگر بول سکتا ہے، دیوبندیوں کے امام گنگوہی نے اپنا یہ عقیدہ واضح الفاظ میں لکھا ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نجد کی وبا سے

اِن کے نزدیک نعوذ باللہ من ذالک آدمی جو برے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ بھی کرسکتا ہے، وہابیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن لکھتا ہے ! افعالِ قبیحہ مقدورِ باری تعالیٰ ہیں ﴿الجہد المقل ص ۸۳ جلد اول﴾

دیوبندیوں کے شیخ کے اس عقیدے کی بنا پر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ، زِنا، چوری، شراب خوری، قتل و غارت، غصب، حق تلفی اور بے انصاف وغیرہم جیسے افعالِ قبیحہ پر قادر ہے۔

افعالِ قبیحہ کو دیگر مثل دیگر ممکناتِ ذاتیہ مقدور باری جملہ اہلِ حق تسلیم کرتے ہیں ﴿الجہد المقل ص ۴۱ جلد اول﴾

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی امکانِ کذب کے متعلق لکھتے ہیں !

امکان کذب کا مسئلہ ابھی تو کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلفِ وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔ ﴿براہین قاطعہ ص ۲ مطبوعہ دیوبند﴾

ناظرین ! وہابیوں کے شیخ کی عیاری اور مکاری ملاحظہ فرمائیں کہ خود تو بد عقیدہ ہے ہی مگر اپنی بدعقیدگی میں اہلِ حق کو ملوث کر دیا ہے حالانکہ اہلِ حق کا عقیدہ اِس عقیدہ باطلہ کے صریحاً خلاف ہے،

وہابیوں کے نزدیک خدا میں نقص اور عیب ہو سکتا ہے

ہم اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نقص اور عیب سے بالکل مبرہ اور منزہ ہے۔ مگر وہابیوں کے اماموں کی تحریرات جن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے امکانِ کذب اور خلافِ وعید پر بہت زور دیا ہے، جھوٹ اور وعدہ خلافی، مکرو فریب، عیب اور نقص ہے۔ تفسیر قادری میں ہے !

مَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا کہ تحت لکھا ہے!

اللہ کی بات اور وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں۔ اس واسطے کہ جھوٹ نقص ہے اور حق تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے۔

تفسیر بیضاوی میں اِس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے!

﴿یہ استفہام انکاری ہے﴾ کہ کیا کوئی اللہ تعالیٰ سے سچ بولنے میں زیادہ ہے، پس لازم ہے کہ اس پر کذب یا خلفِ وعید کا الزام ہرگز نہ لگایا جائے، کیونکہ یہ ذاتِ باری تعالیٰ میں نقص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

علامہ شربنی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر سراج المنیر میں فرمایا ہے !

قَوۡلُهٗ تَعَالیٰ فَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ عَهۡدَهٗ فِيۡ دَلِيۡلُ عَلیٰ اَنَّ الۡخُلۡفَ فِيۡ خَبۡرِ اللّٰهِ مُحَالٌ۔

﴿تفسیر سراج المنیر ص ۷۰﴾

اللہ تعالیٰ پر خلفِ وعید محال ہے۔

امام فخر الدین رازی نے تحریر فرمایا ہے!

سچ بولنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر نقص ہے اور اللہ تعالیٰ میں نقص ہونا محال ہے۔

﴿تفسیر کبیر ص ۱۳۸ جلد ۴﴾

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تو واضح الفاظ میں فتویٰ بھی صادر فرمایا ہے ! کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ خدا پر جھوٹ کا گمان کرے بلکہ ایسا کرنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

﴿تفسیر کبیر ص ۱۷۹ جلد ۵﴾

تفسیر لباب التاویل میں ہے!

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کوئی نہیں وہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور اس کا کذب ممکن نہیں ہے۔

﴿تفسیر لباب التاویل ص ۴۲۱ جلد اول﴾

تفسیر ابوالمسعود میں ہے !

اور کذب اللہ تعالیٰ ہی پر محال ہے۔

﴿تفسیر ابوالمسعود ص ۳۶۱ جلد ۳﴾

علامہ معین الدین کاشفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں !

مَن اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا

از خدائے تعالیٰ یعنی نیست از وے راست گوئے تر از جہت قولی ووعدۂ حق رہ نیست زیرا کہ آں نقص ست وخدائے از نقص مبرہ است۔

﴿تفسیر حسنی ص ۱۲۷﴾

تفسیر مدارک، تفسیر خازن میں بھی یہی الفاظ ہیں!

غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی کذب اور جھوٹ کو اوصافِ ذمیمہ میں شمار کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں!

وعدہ کی سچائی صفاتِ حمیدہ میں سے ہے جیسے خلفِ وعید اوصافِ ذمیمہ میں سے ہے ﴿ترجمان القرآن ص ۳۵۹ پ ۱۶ سورۃ مریم﴾

وہابیوں کے مولوی وحیدالزمان نے بھی لکھا ہے!

آنحضرت پر جھوٹ باندھنا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

﴿تیسیر الباری ص ۹۲ ج ۲﴾

مولوی قاسم نانوتوی نے بھی اس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے!

کہتے ہیں کہ دیوبندیوں مولویوں کے نزدیک معاذ اللہ خدا تعالیٰ جل شانہٗ کاذب اور جھوٹا ہوسکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ خدا کے کلام میں جھوٹ ہو یہ سب بالکل غلط

ہے اور اِفتراء محض ہے ہرگز ہمارے اکابر اس کے قائل نہیں بلکہ اس کے معتقد کو کافر اور زندیق کہتے ہیں۔﴿الشہاب الثاقب ص ۱۰۵﴾

ناظرین کرام ! مندرجہ بالا اسلاف اور اکابرِ وہابیہ کے حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے کہ جھوٹ، غیبت، آلائش اور نقص اوصافِ ذمیمہ میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا الزام لگانے والا ظالم ہے اور اللہ تعالیٰ میں عیب، نقص اور اوصافِ ذمیمہ کا ہوسکنا تسلیم کرنا کسی مسلمان کو گوارا نہیں کیونکہ اللہ کریم کی ذات ہر قسم کے عیب، نقص اور اوصافِ ذمیمہ سے پاک ہے۔

شانِ رسالت

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿پ۳۰ ع ۱۸﴾

اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی۔﴿محمود الحسن دیوبندی وہابی﴾

اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔﴿شاہ رفیع الدین﴾

اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔﴿عبدالماجد دیوبندی﴾

اور ہم نے تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ﴿اعلیٰ حضرت﴾

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ﴿پ۲۶ ع ۹﴾

معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے ﴿محمود الحسن دیوبندی وہابی، وحید الزمان وہابی﴾

تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے ﴿اشرفعلی تھانوی﴾

سامعین محترم! وہابیوں، دیوبندیوں کے ان تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نعوذ باللہ من ذالک، نقل کفر کفر نباشد، پہلے بھی گنہگار تھے، اور آئندہ بھی گناہ کریں گے، جبکہ انبیاء کرام معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں انہیں خطا کار و گنہگار جاننا بے ایمانی اور کفر ہے اب سنیوں کا ترجمہ سماعت فرمائیں۔

تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہار پچھلوں کے۔

سامعین محترم ! سینکڑوں قرآن مجید کی آیات مبارکہ ہیں جن کے تراجم ان گستاخوں بے ادبوں نے غلط اور گستاخانہ انداز میں کئے ہیں طوالت کے خوف سے

چند سمجھا دیں میں گستاخانہ عبارات کا ایک عکس مزید مختصراً آپ کو دکھانا چاہتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

دیوبندیوں وہابیوں کی گستاخیاں

دیوبندیوں، وہابیوں کی گستاخانہ عبارات میں سے چند درج کی جاتی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ فرمائیں کہ حق پر سنی بریلوی ہیں جو اِن عبارتوں کو کافرانہ قرار دیتے ہیں یا دیوبندی وہابی جو اِن عبارتوں کو اسلامی اور ان کے لکھنے والوں کو بزرگانِ دین مانتے ہیں۔

☆ خدا جھوٹ پر قادر ہے۔ العیاذ باللہ من ھذا الخرافات
﴿براہین قاطعہ ص ۲۷۴ خلیل احمد ورشید احمد دیوبندی وہابی﴾

☆ نبی چمار سے بھی زیادہ برے ہیں۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۱۲﴾

☆ سب نبی ذرۂ ناچیز ہیں۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۴۶﴾

☆ جو نبی کو شفیع مانے مشرک۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۲۵﴾

☆ نبی کو کوئی اختیار نہیں۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۳۴﴾

☆ سوا رب کے کسی کو نہ مانو۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۱۵۔۱۴﴾

☆ نبی بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۵۰﴾

☆ نبی کے علم شریف سے شیطان کا علم زیادہ۔ ﴿براہین قاطعہ ص ۵﴾

☆ میلاد منانے والے ہندوؤں سے بھی برے ہیں۔
﴿براہین قاطعہ ص ۱۴۸﴾

☆ اردو میں نبی دیوبند کے شاگرد ہیں۔ ﴿براہین قاطعہ ص ۲۶﴾

☆ اُمتی عمل میں نبیوں سے بظاہر بڑھ بھی جاتے ہیں
﴿تحذیر الناس ص ۵﴾

☆ نبی کو پاگلوں اور حیوانوں جیسا علم ہے ﴿حفظ الایمان ص ۸﴾

☆ نماز میں رسالت ماب کا خیال بیل گدھے کے خیال سے برا ہے،
﴿صراطِ مستقیم ص ۹۶﴾

☆ نبی مر کر مٹی میں مل گیا۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۵۰﴾

☆ کروڑوں نبی آسکتے ہیں۔﴿تقویۃ الایمان ص ۲۵﴾

☆ آخری نبی کہنے والے سب عوام جاہل ہیں۔﴿تحذیر الناس ص ۳﴾

☆ حضور ﷺ کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔

﴿بانی وہابی مذہب عبدالوہاب نجدی اوضح البراہین﴾

☆ حضور ﷺ سے لاٹھی بہتر ہے۔﴿اوضح البراہین﴾

☆ نبی اور شیطان برابر ہیں۔﴿ترجمان القرآن، آئینہ مودودی﴾

☆ انبیاء کے فیصلے غلط ہوتے تھے﴿ترجمان القرآن، آئینہ مودودی﴾

☆ نبی ان پڑھ چرواہا۔﴿پردہ از مودودی، آئینہ مودودی﴾

☆ سامعین محترم! تمام مسلمان اِس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کافر و مرتد ہیں اور درِ مختار وغیرہ متعدد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا! من شك في كفره وعذابه فقد كفر جو اِن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے﴿حسام الحرمین﴾

گستاخوں سے دوری اختیار کرنے والوں کیلئے سات انعامات

☆ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ

ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم وقدرت کے ساتھ ایمان لکھ دیا۔

☆ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

☆ اللہ تعالیٰ اِن کو جنتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے

☆ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اللہ کریم ان سے راضی ہو گیا۔

☆ وَرَضُوْا عَنْهُ وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

☆ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ وہ اللہ کی جماعت ہیں۔

☆ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

خبردار بیشک اللہ کی ہی جماعت کامیاب ہے۔﴿قرآن تمہید ایمان﴾

گستاخوں سے دوستی رکھنے والوں کیلئے سات سزائیں

☆ اُن کے دلوں میں ایمان نہیں لکھا جائے گا۔
☆ اُن کی اللہ تعالیٰ امداد نہیں فرمائے گا۔
☆ وہ جنتوں میں کبھی نہیں جاسکتے۔
☆ اُن پر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب ہوگا۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں ہوں گے۔
☆ وہ شیطان کا ٹولہ ہیں۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ
☆ وہ شیطان کا ٹولہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ ﴿قرآن تمہید ایمان ص ۸﴾

امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہابیہ دیوبندیہ کی صحبت ہزار اعلانیہ کافر کی صحبت سے مضر ہے۔ ﴿احکام شریعت ص ۱۳۲﴾

تجربہ ہے کہ صحبت اور میل جول کی وجہ سے بہت سے سنی وہابی دیوبندی بنتے سُنے گئے ہیں جبکہ ہندو، سکھ، عیسائی اعلانیہ کافر بننے والے بہت کم سُنے گئے ہیں۔

سب سے مضر تر ہیں یہ وہابی
سُنی بن بہکاتے یہ ہیں

اللہ کریم بطفیل زلفِ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس کارِ خیر میں جن خوش بختوں نے تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان کا دیا ہوا مال اپنی بارگاہِ بے نیاز میں قبول فرما کر دارین کی خوشیاں عطا فرمائے اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا   ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

معجزات محبوب ﷺ	اسلاف کا جذبہ ایثار	وسیلتنا فی الدارین
عشق کی باتیں	اسلاف کا اخلاق	وبالوالدین احسنا
عشق است امام من	اسلاف کا شوق علم	بخشش کے بہانے
حقیقت انساں	شمس الضحیٰ	عاشقانہ تقریریں
دیوان عشق	صاحب الجود والکرم	عشق خیرالوریٰ ﷺ
راحت جاں ﷺ	اسلام میں دل جوئی کا مقام	پیام محبت
پیکر حسن و جمال	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں	وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے
پیکر جمال و کمال	کیا حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے؟	اہل دل
نور الھدیٰ	جب بھی مانگو حضور ﷺ کے وسیلہ سے مانگو	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
عجب چیز ہے لذت آشنائی	وسیلہ محبوب ﷺ	تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ
بٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد